پنجاب کا مسئلہ ملک کی ایک اقلیت کے استحصال کے لئے پیدا کیا گیا تو اب دوسرا ایک اور جان لیوا اور مسلم اقلیت کے لئے ہر وقت دردِ سر بنا رہنے والا مسئلہ کھڑا کر دیا گیا۔ قانون اور عدلیہ کو چڑاتے ہوئے بابری مسجد کا تالا کھلوا دیا گیا۔ اور اس کی ریڈیو ٹیلی ویژن پر اس طرح تشہیر کی گئی کہ جیسے اکثریتی فرقہ کو بہت بڑی فتح حاصل ہوئی ہے۔ منٹوں سکنڈوں میں بابری مسجد رام جنم بھومی بن گئی۔ اِنّا لِلّٰہِ وَ اِنّا اِلَیہِ رَاجِعُوْن ٥ انسانیت کا ہر بہی خواہ سر پیٹتا رہ گیا۔ دنیا میں ہمارے ملک کا وقار مٹی میں مل گیا۔ اور ہمارے ملک کا سیکولر نظام سب مذاق ہو کر رہ گئے۔ فرقہ وارانہ فساد کا سلسلہ پھر شروع ہوتا ہے۔ شیو سینا، بجرنگ دل، ہندو سینا جیسی خطرناک اداروں سے لیس وجود میں آجاتی ہیں۔ خوب اشتعال انگیز نعرے بلند ہوتے ہیں۔ جلوس نکلتے ہیں۔ اور وہ جلوس اقلیتی آبادی میں جا کر جنونی رخ اختیار کر کے اس پر ٹوٹ پڑتے ہیں، پوری شدت اور پورے ساز و سامان کے ساتھ مظلوم مسلم اقلیت کو فرقہ پرست طاقتوں، پولیس اور پی۔ اے سی۔ کے ذریعہ گولیوں، تلواروں، چھروں و چاقوؤں سے قتل کیا جاتا ہے۔ بھاگلپور بہار میں تو وہ وہ ظلم و ستم ہوا جس پر انسانیت شرمسار ہے۔ ہلاکو، چنگیز خاں کے ظلم و ستم کے فرضی یا اصلی واقعات کی کہانیوں کے صفحات بھی اس کے آگے ہیچ ہو گئے۔

الیکشن نزدیک آ گئے۔ اپنے اقتدار کو قائم رکھنے لئے کانگریس نے عوام کو بھانا شروع کر دیا۔ پنچایتی راج قانون پیش کیا گیا۔ اقلیت کی فلاح کے لئے کئی نکاتی پروگرام بنائے گئے۔ اُردو کو بہار و یو پی میں دوسری سرکاری زبان بنانے اور پیغمبرِ اسلام صلعم کے یوم

[illegible]

... بنائی گئی۔ دنیا کی کسی بھی ظلم وستم کی تاریخ میں اس کی مثال ملنا محال ہے۔

اقلیت کے جوانوں کو گھروں سے ان کے ماں باپ بہنوں کے سامنے پکڑ پکڑ کر گھسیٹ گھسیٹ کر باہر نکالا گیا آناً فاناً انھیں گولیوں سے شہید کر دیا گیا۔ بوڑھے ماں باپ ان کی جان کی امان کے لئے روتے پیٹتے چلاتے فریاد کرتے رہے مگر وحشی درندے ان سب سے بے خبر رہے جیسے ان کے اندر انسان کا نہیں وحشی جانور کا دل ہے جو ملائمیت و ہمدردی و رحم سے بالکل نابلد ہے۔